Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
(ایڈیٹر: نسیم سیفی)
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۳۹-۷۴ | منگل ۵ جمادی الاول ۱۴۱۰ھ، ۵ فتح ۱۳۶۸ ہش، ۵ دسمبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۷۶

خدا کی حمد و ثناء گانے کا سال

"جماعت احمدیہ شکر گزار بنے، جیسا کہ شکر گزار ہے۔ اور یہ سال تو ہے ہی خدا تعالیٰ کے فضلوں پر، اس کے حسن و احسان پر اس کی حمد و ثناء کے گیت گانے کا سال۔ مگر ایک سال بھی کہنا غلط ہے۔ ہماری تو ساری زندگیاں بھی خدا تعالیٰ کے فضلوں کے گیت گاتے ہوئے گذر جائیں تو حق شکر ادا نہیں ہو سکتا"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ۔ الفضل ۵ نومبر ۱۹۸۹ء ص ۳)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یاد رکھو کوئی آدمی کبھی دعا سے فیض نہیں اٹھا سکتا جب تک وہ صبر میں حد نہ کر دے اور استقلال کے ساتھ دعاؤں میں نہ لگا رہے۔ اللہ تعالیٰ پر کبھی بدظنی اور بدگمانی نہ کرے۔ اس کو تمام قدرتوں اور ارادوں کا مالک تصوّر کرے، یقین کرے، پھر صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے وہ وقت آجائے گا کہ اللہ تعالیٰ اُس کی دعاؤں کو سُن لے گا۔ اور اسے جواب دے گا۔ جو لوگ اس نسخہ کو استعمال کرتے ہیں۔ وہ کبھی بدنصیب اور محروم نہیں ہو سکتے۔ بلکہ وہ یقیناً اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی قدرتیں اور طاقتیں بیشمار ہیں اس نے انسانی تکمیل کیلئے دیر تک صبر کا قانون رکھا ہے۔ پس اس کو وہ بدلتا نہیں۔ اور جو چاہتا ہے کہ وہ اس قانون کو اس کے لئے بدل دے۔ وہ گویا اللہ تعالیٰ کی جناب میں گستاخی کرتا اور بے ادبی کی جرأت کرتا ہے پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ بعض لوگ بے صبری سے کام لیتے ہیں اور مداری کی طرح چاہتے ہیں کہ ایک دم میں سب کام ہو جائیں۔ مَیں کہتا ہوں کہ اگر کوئی بے صبری کرے تو بھلا بے صبری سے خدا تعالیٰ کا کیا بگاڑے گا۔ اپنا ہی نقصان کرے گا۔ بے صبری کر کے دیکھ لے وہ کہاں جائے گا۔

مَیں ان باتوں کو کبھی نہیں مان سکتا۔ اور درحقیقت یہ جھوٹے قصے اور فرضی کہانیاں ہیں۔ کہ فلاں فقیر نے پھونک مار کر یہ بنا دیا اور وہ کر دیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سُنت اور قرآن شریف کے خلاف ہے اس لئے ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔"

(ملفوظات جلد دوم ص ۲۰۵ ص ۲۰۶)

تمہارا مطمح نظر ملک کی سچی خدمت ہونا چاہیئے

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ آپ سے راضی ہو)

"اپنے ملک کی سچی خدمت کرنے کی راہ میں اس امر کو کبھی روک نہ بناؤ کہ ہماری مخالفت بہت ہوتی ہے۔ جب ہم یہ جانتے ہیں کہ فرقہ وارانہ جذبات کو بھڑکا کر ہماری مخالفت کرنے والے ملک کے دشمن ہیں اور دوسری طرف ہم سمجھتے ہیں کہ ہم ہی ملک کے حقیقی خیر خواہ اور وفادار ہیں تو خود اندازہ لگاؤ کہ اس مخالفت کے نتیجہ میں ہمیں ملک کی خدمت میں کمزور ہو جانا چاہیئے یا پہلے سے بھی بڑھ کر اس میں حصہ لینا چاہیئے جس چیز کے لئے سچی محبت اور ہمدردی ہوتی ہے۔ اسے خطرے میں دیکھ کر تو قربانی کا جذبہ تیز ہوا کرتا ہے نہ کہ کم۔ پس اگر تم ملک کے سچے خیر خواہ ہو اور تمہاری مخالفت کرنے والے ملک کے دشمن ہیں تو تم پہلے سے بھی بڑھ کر ملک کی خدمت پر کمر بستہ ہو جاؤ۔ تا دشمن ہمارے ملک کو نقصان نہ پہنچا سکے۔ تم اگر حکومت کے ملازم ہو تو حکومت کا کام پوری محنت، عقل اور دیانتداری سے کرو۔ اگر کوئی اور کاروبار کرتے ہو تو اسے محنت سے سرانجام دو۔ اگر سلسلے کا کام کرتے ہو تو اسے محنت اور دیانت داری سے کرو۔ غرض اگر تم واقعہ میں ملک کے وفادار اور خیر خواہ ہو تو ہر کام اسی جذبہ سے کرو۔ اور اپنا یہ مطمح نظر بنا لو کہ تم نے کسی بھی شعبے اور کام میں دوسروں سے پیچھے نہیں رہنا۔ بلکہ آگے ہی بڑھنا ہے۔ کیونکہ اس میں ملک کا بھی فائدہ ہے اور دین کا بھی۔ جب تک ہر احمدی ڈاکٹر۔ وکیل۔ تاجر۔ کلرک۔ زمیندار اور مزدور اپنے اپنے شعبہ میں اپنا یہ مطمح نظر نہیں بناتا اس وقت تک ہرگز یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اپنا قومی فرض ادا کر رہا ہے۔"

(خطاب بر موقعہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ۱۹۵۲ء)

● مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بنت مکرم صادق محمد صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کا نکاح مکرم عبد السمیع صاحب طاہر ابن مکرم عبد الغفور صاحب دار النصر ربوہ کے ساتھ بعوض ۲۷ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم نسیم سیفی صاحب نے ۱۷ نومبر کو پڑھا اسی روز رخصتانہ کی تقریب بھی عمل میں آئی اگلے روز مکرم عبد الغفور صاحب نے اپنے مکان واقع محلہ دار النصر میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان فرماتی ہیں:۔

مکرمہ سلیمہ قمر صاحبہ بنت مکرم مولوی محمد صدیق صاحب لائبریرین خلافت لائبریری کی طبیعت اب پہلے سے بہتر ہے۔ احباب سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

● مکرم چوہدری فرزند علی صاحب (جو مکرم ہادی علی چوہدری صاحب مربی انگلستان کے والد ہیں) بلڈ پوریا کی وجہ سے عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے

● مکرم شیخ ممتاز رسول صاحب کا ۱۷ دسمبر کو بمبئی میں دل کا بائی پاس کا اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب اپریشن کی کامیابی اور موصوف کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

● عزیز محمد احسن ابن مکرم محمد انور صاحب قریشی مربی سلسلہ کا فضل عمر ہسپتال میں اپنڈے سائیٹس کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب عزیز موصوف کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ ، مقام اشاعت : دارالنصر غربی ربوہ
قیمت : ایک روپیہ پچاس پیسے

۵ فتح ہش ۱۳۶۸ ۵ دسمبر ۱۹۸۹ء

صدر محترم کی بات سنئے

اپنے اپنے مفادات کی بات پر تو ہو سکتا ہے کہ کوئی کچھ کہے اور کوئی کچھ۔ لیکن ملکی مفاد کو دیکھا جائے تو کوئی شخص یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ملک کو ہر قیمت پر امن و امان کی ضرورت ہے کیونکہ امن و امان ہی ہر قسم کی ترقی کا ضامن ہے۔ ترقی کم ہو یا زیادہ ہو امن و امان ہی میں ہو سکتی ہے۔ فسادات ہوں۔ لوگ لسانی یا علاقائی جھگڑے کھڑے کر دیں۔ اپنے اپنے مفاد کی خاطر کھینچا تانی شروع کر دیں۔ تو کسی علاقے میں بھی ترقی نہیں ہو سکتی۔ اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ پاکستان کے مفاد کو پیٹھ پیچھے ڈال کر ہم اپنے خطّہ کے فروغ کا بندوبست کر لیں۔ تو اوّل تو وہ ایسا کر نہیں سکتا اور اگر کسی حد تک ایسا کر بھی لے تو پاکستان کے حق میں تو یہ بات نہ ہوئی اور ویسے بھی دیگر علاقوں کے لوگوں کو اپنے سے الگ کر کے دنیا بھر کو کیا نمونہ پیش کیا جا سکے گا۔ اور ہمارا تشخص کیا رہ جائے گا۔

یہ نہایت خوش آئند بات ہے کہ باوجود اس کے کہ لوگ چہ میگوئیاں تو یہ کرتے تھے کہ صدر مملکت شائد کسی ایک پارٹی کا سوچ رہے ہیں یا دوسری پارٹی کا لیکن پارلیمنٹ سے جو آپنے خطاب کیا ہے اس میں آپ نے سب پارٹیوں کا سوچا ہے اور سارے وطن کی بات کی ہے۔ اور سارے وطن کو متحد رکھنے اور ایک ساتھ لے کر چلنے کی بات کی ہے آپ نے نہایت وضاحت اور صاف گوئی کے ساتھ اچھی بات کو اچھا کہا ہے اور بری بات کو بُرا۔ اچھے لوگوں کی تعریف کی ہے اور برے لوگوں کی مذمت۔

خدا کرے کہ محترم صدر صاحب کا یہ خطاب ہر خطّے کے لوگوں کی آنکھیں کھول دے اور انہیں اپنے وطن کی اس طرح خدمت کرنے پر آمادہ کر دے کہ ملک یک جان ہو جائے اور سارے خطّے ایک دوسرے کو ساتھ لے کر آگے بڑھیں اور ساری دنیا میں اس کی یکسوئی اور یکرنگی کی دھاک بیٹھ جائے۔

خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

تو اپنے حرص و آز کو اتنا نہ کر طویل
بند اس کے آگے باندھ کھڑی کر کوئی فصیل
سارا جہاں سمیٹ کے لے آ نہ اپنے گھر
اوروں کے واسطے بھی کھلی رکھ کوئی سبیل

ـــ ابوالاقبال ـــ

تم نے کیوں اہلِ وفا پر ہیں اٹھائے پتّھر
دل ہیں یا سینوں میں بھرتے ہو سجائے پتّھر

امتحاں سخت لیا تُو نے ہمیشہ اُن کا
کب ترے چاہنے والوں نے نہ کھائے پتّھر

پھر کوئی قیس ترے شہر میں آ نکلا ہے
پھر سبھی پھرتے ہیں ہاتھوں میں اُٹھائے پتّھر

جانے والوں کا ذرا ذوقِ نظر تو دیکھو
چاند پر جا کے فقط ڈھونڈ کے لائے پتّھر

ہم سرِ دار صداقت کی گواہی دیں گے
جس کا جی چاہے وہی ہم پہ چلائے پتّھر

ہونے لگتا ہے مجھے شبہ جنوں پر اپنے
جب ذرا دیر مری سمت نہ آئے پتّھر

چھین لی تابِ نظر، تابِ سُخن سب ان سے
یُوں ترے حُسن نے سب لوگ بنائے پتّھر

دینے لگتے ہیں محمدؐ کی گواہی وہ بھی
ان کا مُنکر بھی اگر مُٹھّی میں لائے پتّھر

اپنا پیغام تو پیغامِ محبّت ہے شکیبؔ
ہم نے تو پیار سے سب موم بنائے پتّھر

ارشاد احمد شکیبؔ

ترقّی کے ذرائع استعمال کریں تا ملک ترقّی کرے

(سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ آپ پر راضی ہو)

”پس سمجھدار نوجوانوں کا کام ہے کہ وہ اپنے ملک کے حالات اور ماحول پر غور کریں اور دیکھیں کہ ملک اور قوم کی ترقی کے کون سے ذرائع ہیں ان ذرائع کو استعمال کریں تا ملک ترقی کرے۔ یہ خیال کر لینا کہ روٹی تو ہر حالت میں ملتی ہے زیادہ کوشش کی کیا ضرورت ہے ہماری غلامی کو لمبا کرتا ہے۔ لیکن اگر ہم . . . . . تجارتوں۔ ایجادوں۔ زراعتوں اور صنعتوں میں لگ جائیں تو شائد کچھ عرصہ تک تکلیف اٹھائیں لیکن ایک وقت ایسا آئے گا جب ہم اپنے خاندان اور ملک کے لئے مفید وجود بن سکیں گے“

(شعبہ صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

نصیر احمد قمر۔ لنڈن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلامتی کا تعویذ

تقویٰ ایک عظیم الشان نیکی بلکہ "تمام نیکیوں کی جڑ" ہے یہ "آئینہ خالق نما" ہے۔ یہ "جوہر سیف دعا" ہے۔ یہ "فخر شانِ اولیاء" ہے۔ "علوم آسمانی اور اسرار قرآنی کی واقفیت کے لئے تقویٰ پہلی شرط ہے"

الغرض ؎

عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ
مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ
سنو! ہے حاصل ...... تقویٰ
خدا کا عشق مے اور جام تقویٰ
..... بناؤ نام تقویٰ
کہاں ایماں اگر ہے خام تقویٰ

سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے بڑی تاکید ہے۔ وجہ یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے اور ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصن حصین ہے۔" (ایام الصلح)

لیکن بدقسمتی سے آج یہ گوہر دنیا میں نایاب ہے چنانچہ زمین قسما قسم کے فتن و فسادات کا شکار ہے فسق و فجور اور معصیت کا زور ہے۔ امن و امان اُٹھ چکا ہے اور روز بروز بے چینی و انتشار میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے اور اس بات کی شدت سے ضرورت ہے کہ نوع انسانی کو تقویٰ کی طرف بلایا جائے تاکہ معاشرہ بدیوں اور برائیوں سے نجات پاکر حسین اور پاک اور جنت نشان بن سکے۔

تقویٰ کا تعلق کسی خاص فرد یا گروہ سے نہیں۔ یہ صرف ایمان لانے والوں سے ہی خاص نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان سے تعلق رکھتا ہے۔ خواہ کوئی شرقی ہو یا غربی۔ گورا ہو یا کالا، دین دار ہو یا دنیادار۔ قرآن کریم بلا تمیز رنگ ونسل و مذہب و ملت "تمام انسانوں کو اپنے پروردگار کا تقویٰ اختیار کرنے کی تعلیم دیتا ہے چنانچہ فرمایا:

اے لوگو! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک (ہی) جان سے پیدا کیا اور اس (کی جنس) سے (ہی) اس کا جوڑ پیدا کیا اور ان دونوں میں سے بہت سے مرد اور عورتیں (پیدا کرکے دنیا میں) پھیلائے اور اللہ کا تقویٰ (اس لئے بھی) اختیار کرو کہ ان کے ذریعہ سے تم آپس میں سوال کرتے ہو۔ اور خصوصاً رشتہ داریوں (کے معاملہ) میں (تقویٰ سے کام لو)۔ اللہ تم پر یقیناً نگران ہے۔

تمام بنی نوع انسان کو تقویٰ کی تعلیم دینے کے علاوہ ایمان لانے والوں کو خاص طور پر تقویٰ سے کام لینے کا حکم ہے۔ قرآن مجید سے پتہ چلتا ہے کہ ہر نبی و مرسل نے اپنی قوم کو تقویٰ کی تعلیم دی۔ اس لئے کوئی شخص خواہ وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہے اس کا فرض ہے کہ وہ اپنے اقوال و افعال میں تقویٰ اختیار کرے۔ یہ وہ قدر مشترک ہے کہ اگر تمام مذاہب کے پیرو تقویٰ کو اپنا شعار بنا لیں تو وہ اصلاحِ عالم میں ایک نمایاں کردار ادا کرسکتے ہیں۔ اور دیکھتے دیکھتے ایک حیرت انگیز پاک تبدیلی رونما ہوسکتی ہے۔ ارشاد ربانی ہے:۔

ترجمہ:۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور (ہمیشہ) قول سدید سے کام لو۔ (اگر تم ایسا کروگے) تو (اس کے نتیجہ میں) وہ تمہارے لئے تمہارے اعمال کی اصلاح فرمادے گا اور تمہیں تمہارے گناہ بخش دے گا۔

تقویٰ کا لفظ بہت وسیع مفہوم اور معانی پر مشتمل ہے۔ جیسا کہ قبل ازیں ذکر گذر چکا ہے کہ ہر نبی و مرسل نے اپنی قوم کو تقویٰ کی تعلیم دی ہے لیکن جس وسعت، جس گہرائی اور جس تفصیل کے ساتھ قرآن کریم نے تقویٰ کے مضمون پر روشنی ڈالی ہے اور جس شان کے ساتھ سید الاتقیاء، خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اقوال و افعال اور اعمال میں تقویٰ کی حقیقت کو اجاگر فرمایا ہے وہ بے مثل اور بے نظیر ہے۔

حضرت ابی امامۃ صدی بن عجلان الباھلی رضی اللہ عنہ، بیان فرماتے ہیں:۔

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقعہ پر خطاب فرماتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا: تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور پنجوقتہ نمازوں کو ادا کرو۔ مہینہ بھر (رمضان) کے روزے رکھو اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو۔ اور اپنے امراء کی اطاعت کرو۔ تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔"

تقویٰ کا تعلق صرف حقوق اللہ سے ہی نہیں بلکہ حقوق العباد سے بھی ہے۔ چنانچہ مذکورہ بالا حدیث نبوی میں تقویٰ کے حکم کو صلوٰۃ و صیام کے متعلق احکامات کے ساتھ بیان فرماکر اس طرف اشارہ کیا گیا ہے اور تقویٰ کے حکم کو ان سے مقدم لاکر یہ بھی بتا دیا گیا کہ تقویٰ کا تعلق صلوٰۃ کے ساتھ بھی ہے اور صیام کے ساتھ بھی اور اطاعت امراء کے ساتھ بھی۔ گویا "ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے"

وہ نمازیں اور وہ روزے جو تقویٰ سے عاری ہوں وہ انسان کو خدا تعالےٰ کی رضا کی جنت کی بجائے ہلاکت تک پہنچانے کا موجب ہوتے ہیں۔ اور وہ صدقات جو تقویٰ کے ساتھ نہیں بلکہ ریاکاری کے تحت دیئے جائیں وہ اموال و نفوس کا تزکیہ کرنے کی بجائے ایسے لوگوں کو تباہی و بربادی کے گڑھوں میں اتارنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ جیسا کہ بڑھائی جانے والی نمازیں اور ریاکارانہ اعمال معاشرہ میں پاکیزگی پیدا نہیں کرتے بلکہ ایسی قوم دن بدن فحشاء و منکرات میں بڑھتی چلی جاتی ہے اور ہلاکت اس کا مقدر بن جاتی ہے۔

حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔ (تقویٰ کا لباس۔ ناقل) چنانچہ قرآن شریف کا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم)

اور اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ تقویٰ کا تعلق انسان کی کسی ایک صلاحیت یا استعداد کے ساتھ نہیں بلکہ جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا ہے۔

"تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تابمقدور کاربند ہو جائے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:۔

"انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے۔ تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خط و خال ہیں اور ظاہر ہے کہ خدا تعالےٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتی الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضاء ہیں جن میں ظاہری طور پر آنکھیں اور کان اور ہاتھ اور پیر اور دوسرے اعضاء ہیں اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اور اخلاق ہیں ان کو جہاں تک طاقت ہو ٹھیک ٹھیک محلِ ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع سے روکنا اور ان کے پوشیدہ حملوں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متنبہ رہنا اور اس کے مقابل پر حقوق عباد کا بھی لحاظ رکھنا یہ وہ طریق ہے کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم)

ان ارشادات کو ایک بار پھر پڑھیے ان میں بہت گہرائی، وسعت اور معرفت پائی جاتی ہے۔

ان ارشادات سے بخوبی واضح ہوجاتا ہے کہ تقویٰ کا مضمون بہت وسعت کا حامل ہے اور انسان کی تمام حرکات و سکنات اور اعمال و افعال کے ساتھ اس کا ایک گہرا تعلق ہے۔

تقویٰ کے موضوع پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"تقویٰ کے بہت سے اجزاء ہیں۔ عُجب، خودپسندی، مال حرام سے پرہیز اور بداخلاقی سے بچنا بھی تقویٰ ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل ص [illegible])

کوئی شخص کب متقی کہلا سکتا ہے؟

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"متقی بننے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی باتوں جیسے زنا، چوری، تلف حقوق، ریاء، عجب حقارت، بخل کے ترک میں پکا ہو تو اخلاق رذیلہ سے پرہیز کرکے ان کے بالمقابل اخلاقِ فاضلہ میں ترقی کرے لوگوں سے مروت، خوش خلقی ہمدردی سے پیش آوے خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا اور صدق دکھلاوے خدمات کے مقام محمود تلاش کرے ان باتوں سے انسان متقی کہلاتا ہے اور جو لوگ ان باتوں کے جامع ہوتے ہیں وہی اصل متقی ہوتے ہیں یعنی اگر ایک ایک خلق فرداً فرداً کسی میں ہوں تو اسے متقی نہ کہیں گے جب تک بحیثیت مجموعی اخلاق فاضلہ اس میں نہ ہوں۔"

(ملفوظات جلد چہارم)

گویا کسی کے تقویٰ کی جانچ کا معیار اس کے اخلاق ہیں۔

قرآن کریم میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق (ترجمہ یقیناً آپ خلق عظیم پر فائز ہیں) کا عظیم الشان اعلان فرمایا گیا ہے۔ یہ آپ کے تقویٰ کی عظمت پر ایک زبردست دلیل ہے آپ نہ صرف یہ کہ سب سے زیادہ متقی تھے بلکہ سید الاتقیاء تھے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

تقویٰ کی کیا برکات ہیں۔؟ یہ مضمون بھی بہت وسیع ہے۔

حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"حقیقی تقویٰ اپنے ساتھ ایک نور رکھتی ہے جیسا کہ اللہ جلّشانہ، فرماتا ہے۔

اے ایمان والو! اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے اتقاء کی صفت میں قیام اور استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے غیروں میں فرق رکھ دے گا وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نور دیا جائے گا جس نور کے ساتھ تم اپنی تمام راہوں میں چلو گے۔

یعنی وہ نور تمہارے تمام افعال اور اقوال اور قویٰ اور حواس میں آجائے گا تمہاری عقل میں بھی نور ہوگا اور تمہاری ایک اٹکل بات میں بھی نور ہوگا۔ اور تمہاری آنکھوں میں بھی نور ہوگا اور تمہارے کانوں اور تمہاری زبانوں اور تمہارے بیانوں اور تمہاری ہر ایک حرکت اور سکون میں نور ہوگا اور جن راہوں پر تم چلو گے وہ راہ نورانی ہو جائیں گی۔ غرض جتنی تمہاری راہیں، تمہارے قویٰ کی راہیں، تمہارے حواس کی راہیں ہیں وہ سب نور سے بھر جائیں گی اور تم سراپا نور میں ہی چلو گے۔" (آئینہ کمالات اسلام)

اسی طرح فرمایا:۔

"اور ایسے ہی شخصوں کے لئے (ترجمہ۔ نہ انہیں کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے) ہے۔ اور اس کے بعد ان کو کیا چاہیئے اللہ تعالیٰ ایسوں کا متولی ہو جاتا ہے جیسے کہ وہ فرماتا ہے (ترجمہ: وہ صالحین کا دوست بن جاتا ہے)

حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وہ پکڑتے ہیں۔ ان کی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وہ دیکھتے ہیں ان کے کان ہو جاتا ہے جن سے وہ سنتے ہیں۔ ان کے پاؤں ہو جاتا ہے جن سے وہ چلتے ہیں۔

اور ایک اور حدیث میں ہے کہ جو میرے ولی کی دشمنی کرتا ہے میں اس سے کہتا ہوں کہ میرے مقابلہ کے لئے تیار رہو۔

ایک جگہ فرمایا ہے کہ جب کوئی خدا کے ولی پر حملہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس پر اسے جھپٹ کر آتا ہے جیسے کہ ایک شیرنی سے کوئی اس کا بچہ چھینے تو وہ غضب سے جھپٹتی ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم)

جہاں تک حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کا تعلق ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"ہمیں اس یار سے تقویٰ عطا ہے
نہ یہ ہم سے کہ احسانِ خدا ہے
کرو کوشش اگر صدق و صفا ہے
کہ یہ حاصل ہو جو شرطِ لقا ہے
یہی آئینۂ خالق نما ہے
یہی اک جوہر سیفِ دعا ہے
ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے
یہی اک فخر شانِ اولیا ہے
بجز تقویٰ زیادت ان میں کیا ہے
ڈرو یارو کہ وہ بینا خدا ہے
اگر سوچو یہی دارالجزا ہے
مجھے تقویٰ سے اس نے یہ جزا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

آج اگر ہم بھی حقیقی تقویٰ کو پالیں تو خدا تعالیٰ ہمارے لئے بھی وہی نشان ظاہر فرمائے گا جو وہ ہمیشہ سے اپنے اتقیاء کے لئے دکھاتا آیا ہے

آیئے ہم سب حضرت نبی اکرم صلی اللہ [illegible] وسلم کی یہ دعا [illegible] سے مانگیں۔

(ترجمہ) کہ اے اللہ میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ مجھے ہدایت تقویٰ۔ پاک دامنی اور غنا عطا فرما۔

ریل کی پٹڑی کیسے بنی؟

برطانیہ میں کوئلے کی بے شمار کانیں تھیں۔ جن کے اندر مزدور کوئلہ کھود کر گاڑیوں پر لادتے تھے اور وہ گاڑیاں دھکیل کر باہر لائی جاتی تھیں۔ سب سے پہلے انہی کو خیال آیا کہ یہ گاڑیاں پٹڑیوں پر چلائی جا سکتی ہیں۔ وہ بھی اسطرح کہ یہ گاڑیاں مسلسل چلنے سے زمین میں پہیوں کے گہرے نشان بن جایا کرتے تھے اور بعد والی گاڑیاں انہی نشانوں کے اندر چلا کرتی تھیں۔ پھر کسی نے سوچا کہ کیوں نہ پہیوں کے نشانوں سے بننے والی ان نالیوں کو لکڑی کے تختوں سے پکا کر دیا جائے اور بیچ میں لکڑی کے سلیپر لگا دیئے جائیں۔ مگر لکڑی کی یہ نالی نما پٹڑیاں جلد ہی ٹوٹ پھوٹ جاتی تھیں۔ چنانچہ ان کی جگہ لوہے کی نالیاں ڈالی گئیں۔ زمین کے اوپر بھی پہلی پٹڑیاں انگلستان میں ہی بنائی گئیں۔ جن پر گھوڑا گاڑیاں چلا کرتی تھیں مگر جیسی پٹڑیاں ہم آج دیکھتے ہیں۔ پہلی بار یہ پٹڑیاں ۱۷۹۷ء میں بنیں۔ یہ لوہے میں ڈھالی جاتی تھیں لیکن ان پر بھی جو پہلی گاڑیاں چلیں انہیں گھوڑے یا انسان کھینچتے تھے۔ بھاپ کا انجن ایجاد ہو جانے کے بعد بھی عرصہ تک یہ گاڑیاں گھوڑوں نے کھینچیں۔ شروع شروع میں کراچی اور بمبئی کی سڑکوں پر جو ٹرام چلا کرتی تھی۔ اسے بھی گھوڑے کھینچتے تھے اور چونکہ دھوپ وہاں تیز ہوتی تھی۔ اس لئے ان گھوڑوں کے سروں پر بڑے بڑے سایہ دار ہیٹ باندھ دیئے جاتے تھے برطانیہ میں پہلی پبلک ریلوے ۱۸۰۳ء میں چلی تھی۔ یہ جنوب مغربی لندن کے علاقے وانڈز ورتھ سے چل کر شہر سے باہر کرائیڈن تک جاتی تھی اور انہیں بھی گھوڑے ہی کھینچتے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ کے ہائیکرز کی اعلیٰ کارکردگی

مرکز سلسلہ میں پہلے کوہ نوردی سیمینار سے محترم چوہدری محمد علی صاحب کا خطاب

دیگر مقررین میں مولانا غلام باری صاحب سیف اور میر محمود احمد صاحب ناصر شامل تھے

ربوہ — مجلس صحت مرکزیہ میں ہائیکنگ کے شعبہ کے صدر محترم چوہدری محمد علی صاحب سابق پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے کہا ہے کہ پاکستان میں کوئی بھی کوہ نورد ہمارے ربوہ کے کوہ نوردوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے کیونکہ ربوہ کے کوہ نوردوں نے جدید سہولتوں کے فقدان کے باوجود جتنی کوہ نوردی کی ہے۔ اتنی ہائیکنگ اور کسی شہر کے ہائیکر نہیں کر سکے۔

محترم چوہدری صاحب کوہ نوردی کے موضوع پر منعقد ہونے والے مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ میں اپنی طرز کے پہلے سیمینار میں صدارتی خطاب فرما رہے تھے۔ یہ سیمینار ربوہ میں کوہ نوردی کے دو کلبوں وانڈرلسٹ کلب اور ماؤنٹین روورز کلب کے تحت منعقد ہوا تھا۔

محترم چوہدری صاحب نے جو ربوہ کے سب سے پرانے اور تجربہ کار کوہ نورد ہیں اپنے خطاب میں کوہ نوردی کے بہت دلچسپ اور معلوماتی واقعات بیان کئے۔ اور بتایا کہ ربوہ کے علاوہ دیگر شہروں میں بھی ہمارے احمدی ہائیکرز موجود ہیں اس کے علاوہ کینیڈا اور امریکہ میں بھی احمدی کوہ نورد اپنے مشاغل میں مصروف رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کوہ نوردی سے سادہ زندگی اور فطرت کے قریب رہ کر بہت علم حاصل کیا جا سکتا ہے۔

تقریب کے دوسرے مقررین میں محترم مولانا غلام باری سیف صاحب اور محترم میر محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ شامل تھے۔ اس کے علاوہ تقریب کے آخر میں سلائیڈز بھی دکھائی گئیں۔ جن میں کوہ نوردی کے مختلف مناظر دکھائے گئے۔ سیمینار میں ایک نمائش کا بھی انعقاد کیا گیا تھا۔ جس میں کوہ نوردی کا سامان اور اس بارے میں بہت سی تصاویر بھی شامل تھیں۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب نے کی۔ بعد ازاں تقریب کا تعارف تقریب کے سٹیج سیکرٹری مکرم سید احمد رضوان صاحب نے کرایا۔ انہوں نے جماعت احمدیہ میں کوہ نوردی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت فضل عمر ہائیکنگ کے بڑے دلدادہ تھے اور ہمارے موجودہ امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی ماہر کوہ نورد ہیں حضور نے اپنی کوہ نوردی کا اپنے کئی مکتوبات میں ذکر فرمایا ہے جامعہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام کالج کے تحت کوہ نوردی کی ٹیمیں جاتی رہتی تھیں۔ لیکن کالج کے قومیائے جانے کے بعد کالج کی بہت سی دیگر خوبیوں کی طرح یہ امتیاز بھی قصۂ ماضی بن گیا۔

مکرم احمد رضوان صاحب کے بعد وانڈرلسٹ کلب کے سیکرٹری مکرم احمد محمود صاحب نے اپنے کلب کا تعارف کرایا اور بتایا کہ ان کے کلب کے تحت اب تک دو ہائیکنگ ٹور جا چکے ہیں۔ انہوں نے نوجوانوں کو متوجہ کیا کہ اس طرف راغب ہوں اور کوہ نورد بنیں۔

تقریب کے پہلے باقاعدہ مقرر مکرم مولانا غلام باری سیف صاحب تھے۔ جو جامعہ احمدیہ کے تحت طلباء کو لے کر ہائیکنگ کے لئے جاتے رہے ہیں۔ انہوں نے ہائیکنگ کے تجربات بیان کئے۔ یہ نہایت دلچسپ واقعات تھے جن میں مشکل حالات سے نبرد آزما ہونے اور خطرات سے کھیلنے کا پیغام بھی تھا۔ اور نئی دنیاؤں کی تلاش کا عزم بھی۔ دوسرے مقرر محترم میر محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ تھے۔ آپ نے فرمایا کہ محترم چوہدری محمد علی صاحب جیسے مسلّمہ ہائیکر کے سامنے میں ہائیکنگ پر کیا بول سکوں گا۔ تاہم چند دلچسپ واقعات انہوں نے سنائے۔ جن میں قیام پاکستان سے قبل پٹھانکوٹ کے نواح اور کلو ویلی میں ہائیکنگ کا ذکر بھی شامل تھا۔ اس کے علاوہ انہوں نے برطانیہ میں لیک ڈسٹرکٹ میں ہائیکنگ کے دلچسپ تجارب کا بھی ذکر کیا جس میں درجن بھر جھیلیں قریب قریب واقع ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے کاندھے پر رک سیک ڈال کر سارا سکاٹ لینڈ پیدل چل کر دیکھا تاہم انہوں نے کہا کہ کلو ویلی (جو اب بھارت میں ہے) اتنی حسین ہے کہ سو کاغان ایک جگہ جمع کر دیں تو اس کے برابر ہوں گے

تقریب کے آخیر میں دعا ہوئی جس کے بعد مہمانوں کی تواضع پُرتکلف چائے سے کی گئی۔ یہ تقریب خلافت لائبریری کے ہال میں منعقد کی گئی۔ اہلِ ربوہ کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

یاد رفتگاں

محترم حافظ محمد رمضانؒ

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے محترم حافظ محمد رمضان صاحب فاضل کی وفات پر ایک مضمون میں دیگر امور کے علاوہ فرمایا۔

"محترم حافظ محمد رمضان صاحب نے بڑی محنت سے قرآن پاک حفظ کیا اس کا ترجمہ پڑھا، عربی زبان سیکھی، پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب یاد کیں، اور قرآن و حدیث کے علاوہ دیگر دینی و علمی کتب سے نظم و نثر کا اتنا مجموعہ یاد کر لیا کہ وہ ہر مضمون پر تقریر کر سکتے تھے۔ اور اپنی ترتیل قرآن اور خوش الحانی کے باعث سامعین کو مسحور کر لیا کرتے تھے، ہمارے استاد اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک زبردست ستون حضرت حافظ روشن علی صاحب (اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرتا رہے) کو روحانی معارف و حقائق کے ساتھ ساتھ خوش الحانی کی غیر معمولی نعمت سے بھی نوازا تھا۔ آپ علوم کا ایک بحر ذخار تھے۔ ایک دفعہ میں نے دوران سبق آپ سے پوچھا تھا۔ کہ آپ نے نظم و نثر کے اتنے شواہد اور حوالے کس طرح حفظ کر لئے ہیں تو آپ نے ایک لطیف واقعہ بیان کر کے اس کا جواب دیا۔ فرمایا کہ ایک دفعہ مصر سے ایک نئی کتاب آئی۔ حضرت مولانا نورالدین صاحب (اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرماتا رہے) نے مکرم سید عبدالحی صاحب عرب کو فرمایا کہ آپ یہ کتاب حافظ روشن علی صاحب کو سنا دیں۔ اور انہیں پانچ روپے دیئے یہ میری طالب علمی کا زمانہ تھا۔ حضرت حافظ صاحب فرماتے تھے کہ میں نے دل میں کہا کہ آئندہ کب نورالدین پیدا ہوگا اور کون اس شفقت سے میرے لئے یہ اہتمام کرے گا اس لئے مجھے ایک دفعہ سن کر ہی یہ کتاب یاد کر لینی چاہیئے۔ چنانچہ میں نے عرب صاحب سے وہ کتاب سنی اور اسے یاد کر لیا۔ یہ ہمارے محترم استاد کی زندگی کا ایک واقعہ تھا۔ اسی جذبے سے آپ نے تمام علوم کو جذب کیا۔ اور انہیں اپنے شاگردوں کو پڑھایا۔ محترم حافظ محمد رمضان صاحب اپنے ظرف کے مطابق حضرت حافظ روشن علی صاحب کے قدم پر چلے ہیں اور انہوں نے کافی حد تک اس رنگ کو اپنا لیا تھا۔ جس سے طبیعت میں خوشی ہوتی تھی۔ ان کی قرأت قرآن پاک کو سننے کے لئے خاص اہتمام سے دوست حاضر ہوتے تھے۔ حافظ محمد رمضان صاحب نے ساری تربیت قادیان میں حاصل کی تھی۔ وہ ہمارے سامنے جوان ہوئے اور اپنے مولا سے جا ملے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۷۱۷۶:- میں وددواحمد ولد چوہدری محمد اسلم صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیفنس سوسائٹی ضلع کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16/6/89 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری فی الحال جائیداد کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ 4510/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد وددواحمد ولد چوہدری محمد اسلم 18/C درخشاں ڈیفنس سوسائٹی نمبر VI کراچی۔ گواہ شد نمبر۱۔ صفیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان جماعت احمدیہ کراچی۔ گواہ شد نمبر۲۔ سید حضرت اللہ پاشا وصیت نمبر۔ ۱۴۰۹۰۔

مسل نمبر ۲۷۱۷۷:- میں مرزا مظفر محمود احمد ولد مرزا اشرف الدین اشرف صاحب قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹرز کالونی فلور ملز فیصل آباد ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۰/۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ برقبہ ۱۰ مرلہ واقع محلہ دارالرحمن کالونی ربوہ مالیتی ۱۵۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں اور مبلغ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد - مرزا مظفر محمود احمد ولد مرزا اشرف الدین اشرف کوارٹرز کالونی فلور ملز فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر۱- ملک عبدالحکیم 492/ جناح کالونی گلی نمبر ۵ فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر۲ چوہدری برکت علی ولد چوہدری علی شیر صاحب احاطہ گلاب سنگھ فیکٹری ایریا فیصل آباد۔

مسل نمبر ۲۷۱۷۸:- میں مرزا اشرف الدین اشرف ولد مرزا شہاب الدین صاحب قوم مغل پیشہ ریٹائرڈ عمر ۵۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹرز کالونی فلور ملز فیصل آباد ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۰/۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) پلاٹ دکان واقع شیخوپورہ روڈ حاجی آباد فیصل آباد کا ۱/۴ حصہ بر مشتمل ۱۰ مرلہ مالیتی ۲۰،۰۰۰/- روپے۔ (۲) پلاٹ واقع ریلوے روڈ دارالرحمت ربوہ ۴۲/۴۱ بر مشتمل رقبہ ایک کنال مالیتی ۵۰،۰۰۰/- روپے (۳) پلاٹ واقع دارالرحمن کالونی ربوہ رقبہ ۲۵ مرلہ مالیتی ۳۵،۰۰۰/- روپے (۴) سامان گھریلو زیر استعمال مالیتی ۵۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت کرایہ دکان مل رہے ہیں اور مبلغ ۔۔۔ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد- مرزا اشرف الدین اشرف ولد مرزا شہاب الدین کوارٹرز کالونی فلور ملز فیکٹری ایریا فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر۱ ملک عبدالحکیم 492/ جناح کالونی گلی نمبر ۵ فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر۲۔ چوہدری برکت علی ولد چوہدری شیر علی صاحب احاطہ گلاب سنگھ فیصل آباد۔

مسل نمبر ۲۷۱۷۹:- میں چوہدری پیر محمد ولد چوہدری کرم الہی قوم جٹ وڑائچ پیشہ ریٹائرڈ عمر ۹۷ سال بیعت ۱۹۵۷ء ساکن بوتالہ چک ۳۰۶/ج۔ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸-۳-۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) ۱۰،۲۵۰۰۰/- روپے میں سے میرا حصہ ۲۰۰،۰۰۰/- روپے ہے (۲) ۵ ۱/۲ بیگھہ زمین مالیتی ۵۵،۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۹۳۴/- روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں اور مبلغ۔۔ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری پیر محمد چک ۳۰۶/ج۔ب بوتالہ P/O خاص تحصیل گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ گواہ شد نمبر۱- عبدالباسط طارق وصیت نمبر ۲۲۷۱۱ - گواہ شد نمبر۲ - مقبول احمد وصیت نمبر ۱۵۷۶۸ -

مسل نمبر ۲۷۱۸۰:- میں محمودہ فردوس فائق زوجہ فائق محی الدین عامر قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن R-146/19 النور سوسائٹی P/O کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 26/4/89 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیور طلائی وزنی ۵ تولہ مالیتی ۱۳،۵۰۰/- روپے (۲) حق مہر ۸،۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں اور مبلغ ۔۔۔ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ محمودہ فردوس فائق زوجہ فائق محی الدین عامر R-146/19 النور سوسائٹی P.O فیڈرل B ایریا کراچی۔ گواہ شد نمبر۱ صفیر احمد چیمہ صدر موصیان جماعت احمدیہ کراچی گواہ شد نمبر۲۔ فائق محی الدین عامر ولد قریشی فیروز محی الدین R-146/19 النور سوسائٹی P.O فیڈرل B ایریا کراچی۔

نادار مریضوں کیلئے عطایا بھجوائیں

فضل عمر ہسپتال میں نادار اور مستحق مریضوں کا علاج مفت کیا جاتا ہے۔ جماعت کے صاحب حیثیت اور مخیر حضرات سے گذارش ہے کہ وہ اپنے نادار بھائیوں کے علاج کیلئے "مد امداد مریضاں" میں زیادہ سے زیادہ عطیات بھجوائیں۔

یہ عطیہ جات براہ راست مد امداد مریضاں خزانہ صدر انجمن احمدیہ یا ہسپتال ہذا کے ذریعہ جمع کروائے جاسکتے ہیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

واقفینِ نو

ریاض احمد خان ابن خالد محمود خان صاحب
R-۶۹۸ ، ۱۶-A سیکٹر شاہین ٹاؤن کراچی

عمیر احمد ابن منیر حسین صاحب شاہد
اکرام منزل دارالرحمت وسطی ۔ ربوہ

ملیحہ احمد بنت محمد حسین شاہد صاحب
مربی سلسلہ احمدیہ ۔ کھاریاں

مبارز احمد نوید ابن رشید احمد صاحب طاہر
محلہ اچھر کے ۔ شادیوال ضلع گجرات

عطیۃ الحئی بنت سردار علی صاحب شہباز
۷/۱۸ ، دارالنصر شرقی ۔ ربوہ

محمد وقاص اکمل ابن محمد اکمل محمود صاحب
جھنگ صدر

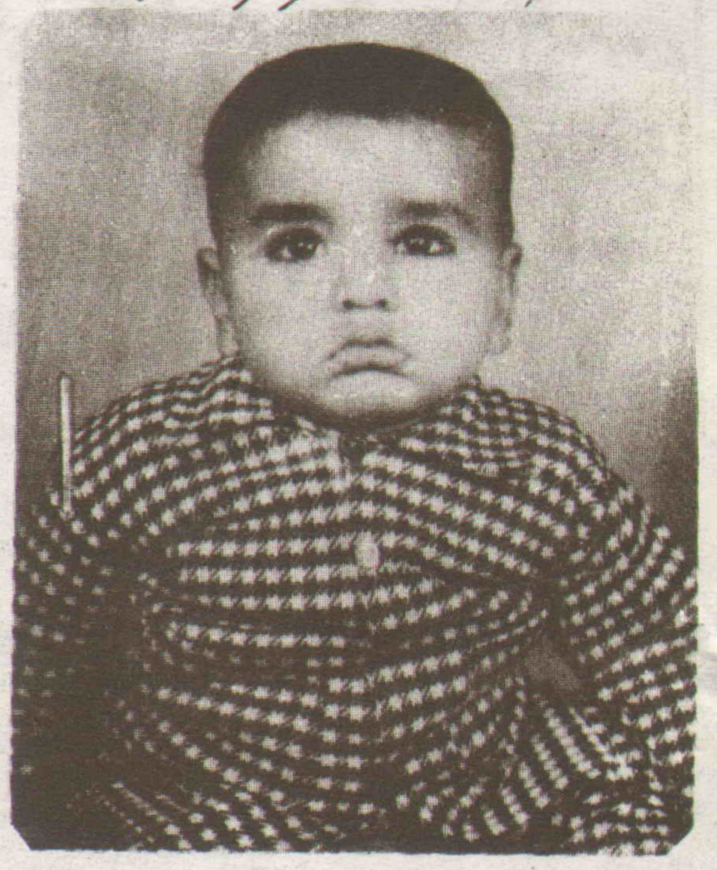

زاہد محمود ابن نصیر احمد صاحب کاہلوں
طاہر آباد ۔ ربوہ

ماریہ حلیم صاحبہ بنت کرامت اللہ بھٹی صاحب
۱۹/۴ب ، دارالنصر شرقی ۔ ربوہ

اخبار احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دعا

• محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری ظفر احمد صاحب ثاقب دارالعلوم شرقی شدید بیمار ہیں۔

• مکرم عبداللطیف صاحب پریمی کی ہمشیرہ حنیفہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم غلام علی صاحب کھوکھر۔ گوجرانوالہ) بعارضہ یرقان بیمار ہیں۔ ان کا سروسز ہسپتال لاہور میں مورخہ ۱۴، نومبر کو اپریشن ہوا ہے۔

• مکرم منور احمد صاحب نعیم ابن مکرم مولوی تاج الدین صاحب کا بی فارمیسی کا نائنل امتحان میامی (امریکہ) میں ہو رہا ہے۔ ان کے چھوٹے بھائی مظہر احمد صاحب نعیم کمپیوٹر کا کورس کر رہے ہیں۔

• مکرم ڈاکٹر سلطان احمد صاحب مجاہد کی اہلیہ صاحبہ ایک ماہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

• مکرم عادل دماتی صاحب (ترکی) تعلیمی میدان میں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

قارئین ان سب احباب کو اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں۔

اعلانِ نکاح

مکرم مظفر محمود احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ (حال وکالت تبشیر ربوہ) کے نکاح کا اعلان مورخہ ۲۷، نومبر بروز سوموار بعد نمازِ عصر بیت المبارک ربوہ میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے فرمایا۔ یہ نکاح محترمہ محمودہ شازیہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب باجوہ محلہ دارالصدر غربی ربوہ کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر قرار پایا۔

احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے

تقریب شادی

مکرم مرزا رشید بیگ صاحب ابن مکرم مرزا رفیق بیگ صاحب دارالنصر شرقی کی تقریب شادی محترمہ ساجدہ نذیر صاحبہ بنت مکرم نذیر احمد صاحب (محافظِ خاص) مورخہ ۱۵ اکتوبر کو عمل میں آئی۔ اسی روز رخصتی سے قبل نکاح کا اعلان ہوا۔ دعائیہ تقریب میں دیگر معززین ربوہ کے ساتھ مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ناظرِ تعلیم اور مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے بھی شرکت فرمائی اگلے روز مکرم مرزا رفیق بیگ صاحب نے اپنے مکان پر دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں کثیر تعداد میں احباب شریک ہوئے دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے

ولادت

• مکرم مولوی تاج الدین صاحب سابق ناظم دارالقضاء کی بیٹی عزیزہ طاہرہ ناہید صاحبہ اہلیہ مکرم مظفر اقبال صاحب کو اللہ تعالےٰ نے ۲۲، اگست کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے شکیلہ مظفر نام عطا فرمایا ہے۔

• مکرم مبشر احمد صاحب قریشی سیکرٹری وقفِ جدید حافظ آباد کو اللہ تعالےٰ نے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام خوشبخت الرحمان تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم عبدالرحیم صاحب قریشی آف حافظ آباد کا پوتا اور مکرم رفیق احمد صاحب قریشی کا نواسہ ہے

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دونوں بچوں کو خادم دین بنائے اور درازئ عمر عطا فرمائے۔

ایک احمدی کا فرض

"ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے آپ کا پہلا اور آخری فرض یہ ہے کہ آپ اپنی اولاد کو پہلے قرآن ناظرہ پڑھائیں اور پھر اس کا ترجمہ سکھائیں اور پھر اُن کے لئے ایسا ماحول پیدا کریں کہ قرآن کریم کی محبت اور عشق اُن کے دِلوں میں پیدا ہو جائے"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدر پاکستان جناب غلام اسحٰق خان نے کہا:

مایوس کن حالات کے سب ہی ذمہ دار ہیں۔ اسمبلیوں نے ہر کام کیا سوائے قانون سازی کے، گذشتہ برس بے شمار آرڈیننس جاری ہوئے مگر پارلیمنٹ نے صرف چھ قوانین کی منظوری دی، مخالف فریق کے شروع کئے گئے ہر کام میں کیڑے نکالے گئے۔ اسلام کے نامکمل ایجنڈے پر کسی نے توجہ نہیں دی، شریعت بل سینٹ میں پھنسا ہوا ہے، جمہوریت "جیو اور جینے دو" کو کہتے ہیں مگر ہماری سیاست اس معیار سے ابھی بہت دور ہے، عوامی خواہشات کا احترام ایک حد تک ہی ہوا۔ عوام کا دباؤ دیوار برلن توڑ سکتا ہے تو ہم ذہنوں میں تعمیر شدہ دیواریں کیوں نہیں ڈھا سکتے، مشترکہ مفادات کونسل، نیشنل فنانس کمیشن اور اسلامی نظریاتی کونسل جیسے ادارے اجتماعی مفادات میں پالیسیاں بنانے کے لئے ہی قائم ہوئے ہیں۔ پورا سال معمولی سے معمولی بات پر بھی محاذ آرائی ہوتی رہی، ہارس ٹریڈنگ اور پولیٹیکل سٹاک ایکسچینج ہماری سیاسی اصطلاحیں بن گئی ہیں، غیر ذمہ دارانہ سوچ رکھنے والے سینٹ کے کردار کو متنازعہ بنانے کی کوشش کرتے رہے۔ ملک کے بعض حصوں میں شہریوں کی جان و مال محفوظ نہیں حکومت سے، علیحدگی پسند اور دہشت گرد ملک کی سلامتی کو چیلنج کر رہے ہیں، ارکان اسمبلی تعاون اور اس کی رہنمائی کریں، قومی اتحاد کے مخالفوں سے سختی سے نمٹا جائے گا۔ سیاسی وابستگیوں کی تبدیلی کا رجحان روکنے کے لئے قانون میں ترمیم کا جائزہ لیا جائے، میں اصلاح احوال کے بارے میں پر امید ہوں۔ پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے صدر مملکت کا خطاب۔

انسانی حقوق کے بارے میں غور و فکر

فرنٹیئر پوسٹ کا ایک فکر انگیز ادارتی نوٹ

اس میں کوئی شک نہیں کہ صرف جمہوریت ہی وہ نظام حکومت ہے جو انسانی حقوق کے حصول کے لئے مناسب حال ہے۔ لیکن ایسا کہتے ہوئے ہمیں یہ بھی تسلیم کرنا ہوگا کہ جمہوریت کے بعض پہلو انسانی حقوق کی مخالفت میں بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔

جمہوریت اکثریت کے بل پر حکومت کرنے کا نام ہے۔ انسانی حقوق اکثریت کی حکومت کے لئے تادیب اور اصلاح کا ذریعہ ہیں۔ اگر (کسی وقت) پوری قوم اقلیت کو فنا کرنے پر تل جائے جیسا کہ پاکستان اور ایران کا معاملہ ہے تو پھر انسانی حقوق کا مسئلہ ہی اس راستہ میں مؤثر روک بنتا ہے۔ انسانی حقوق عالمگیر حیثیت کے حامل ہوتے ہیں۔ جبکہ جمہوریت کی بنیاد قوم کی عام رضامندی اور منظوری پر ہوتی ہے انسانی حقوق کی خاطر لڑنے والے کو جمہوریت میں بھی ناقابل برداشت مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ وہ "قومی قوانین" کے مقابل میں "سپر نیشنل قوانین" کی حمایت کرتا ہے (یہ قوانین محض ایک قوم کے فائدہ کے لئے نہیں ہوتے بلکہ پوری انسانیت کے مفاد میں ہوتے ہیں)

انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں دو قسم کی ہیں۔

بعض ممالک میں رائج قانونی نظام عام انسانی حقوق سے مطابقت رکھتا ہے جس طرح بھارت اور امریکہ میں ہے مگر خلاف ورزیوں کو برداشت کر لیا جاتا ہے۔

ایک معاملہ ایسے ملکوں کا بھی ہے جو انسانی حقوق کے خلاف قانون سازی کرتے ہیں۔ اور اس طور پر اُن لوگوں کو اخلاقی جواز مہیا کرتے ہیں جو انسانی حقوق کو پامال کرتے ہیں۔ پاکستان۔ جنوبی افریقہ اور تیسری دنیا کے کئی دوسرے ممالک مثلاً سوڈان وغیرہ میں اسی قسم کے ہی قانونی نظام رائج ہیں۔

پاکستان میں جداگانہ انتخاب کا نظریہ آٹھویں ترمیم کے تحت اقلیتوں اور عورتوں سے (ناروا) سلوک وہ اقدامات ہیں جو واضح طور پر انسانی حقوق کے اُس عالمگیر اعلامیہ کے خلاف ہیں۔ جس پر پاکستان نے دستخط کئے ہوئے ہیں۔ دوسرے ممالک میں تو انسانی حقوق کی خاطر جنگ کرنے والے سماجی ورکر اور مصلح شمار ہوتے ہیں۔ پاکستان میں ایسے حقوق کی خاطر کام کرنے والے کو احتجاجی اور ناراض قوتوں کا ساتھ دینا پڑتا ہے۔ جسکی وجہ سے مکمل سماجی ڈھانچہ اور ریاستی مشینری اُس کے خلاف کمربستہ ہو جاتے ہیں لہٰذا پاکستان میں انسانی حقوق کے لئے کام کرنا بہت بڑا اعزاز ہے۔

(بحوالہ فرنٹیئر پوسٹ صہ ۶، ۲۹ نومبر ۱۹۸۹ء)

(ا۔ی)

خبریں

ملکی خبریں

● صدر پاکستان جناب غلام اسحاق خان نے نئے پارلیمانی سال کے آغاز پر پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس (قومی اسمبلی و سینٹ) سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ مایوس کن حالات کے ہم سب ذمہ دار ہیں۔ جمہوریت جیو اور جینے دو کو کہتے ہیں مگر ہماری سیاست اس معیار سے بہت دور ہے۔ عوامی خواہشات کا ایک حد تک ہی احترام ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسئلہ کشمیر پر کوئی سودے بازی نہیں ہو سکتی۔ بھارتی حکومت ۱۹۸۷ء میں وولر بیراج کی تعمیر بات چیت مکمل ہونے تک روک دینے پر متفق ہو گئی تھی۔ سیاچن سمجھوتے کے بارے میں انہوں نے کہا کہ اس سمجھوتے پر ہماری توقعات کے مطابق عمل نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا کہ جماعتی وفاداریوں کی تبدیلی سے پارلیمانی نظام غیر جماعتی ہو کر رہ جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ عوام سے ملے ہوئے مینڈیٹ کو ان کی خواہشات کے برخلاف استعمال کرنے والا بدترین خیانت کا مرتکب ہوتا ہے۔

غیر ملکی خبریں

● بھارت کے وزیر اعظم مسٹر وی پی سنگھ نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان ایٹمی اسلحہ کی دوڑ کے بارے میں بات چیت ہونی چاہیئے۔ تاہم پاکستان کو اس بارے میں پہل کرنی چاہیئے۔ کیونکہ پاکستان ایٹمی ٹیکنالوجی میں ایٹم بم بنانے کے سلسلے میں بھی آگے جا چکا ہے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ حکومت نرخوں میں اضافے کے رجحان کو سختی سے روکے گی انہوں نے مزید کہا کہ حکومت فرقہ وارانہ ہم آہنگی سماجی میل ملاپ امن اور قانون کی بحالی اور اقتصادی بحالی کیلئے فوری انتظامات کرے گی۔

● مشرقی جرمنی میں کمیونسٹ پارٹی کے ہزاروں کارکنوں نے پارٹی لیڈر مسٹر کرینز سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ مستعفی ہو جائیں جس کی بنیاد یہ ہے کہ پارٹی کے بدعنوان لیڈروں کے خلاف باقاعدہ مقدمہ چلایا جائے۔ مسٹر کرینز نے وعدہ کیا کہ وہ بدعنوانیوں کی تحقیقات کرائیں گے

● بلغاریہ میں ہزاروں ترک مسلمانوں کی املاک ضبط کر کے انہیں کیمپوں میں ڈال دیا گیا ہے۔ مظلوم مسلمان ترکِ وطن پر مجبور ہو رہے ہیں۔ "ترکش کوآپریٹو ایسوسی ایشن" کے ایک پریس ریلیز کے مطابق بلغاریہ میں آباد ترک مسلمانوں کو نام تبدیل کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔

۱۹۱۱ء میں سب سے پہلے
حب اطہراء کو متعارف کرانے والا
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
• گوجرانوالہ فون ۴۸۴۴۷ • ربوہ فون ۹۰۴
• قلعہ کالر والہ • ملتان • کراچی